﴿شہد کی مکھی﴾

قرآن پاک کی اس مبارک نشست میں آپ سب کو دل کی گہرایوں سے خوش آمدید اور مبارک باد بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے

صفحہ نمبر۵۸۱ سورۃ النحل آیت نمبر ۶۸

وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِی مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعرِشُوۡنَO ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلاًط یَخۡرُجُ مِنۡ بُطُوۡ نِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰ یَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَO

ترجمہ:

وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ آپ کے رب نے شہد کی مکھی میں یہ دل میں یہ بات ڈال دی **اَنِ اتَّخِذِی مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ** کہ پہاڑوں میں اور درختوں کی شاخوں میں اپنے چھتے کو بنایا کر **وَ مِمَّا یَعرِشُوۡنَ** اور ان چھپروں میں بھی بنایا کر جو لوگ بناتے ہیں پھر رس چوسا کر ہر قسم کے پھلوں سے پس چلتی رہا کر اپنے رب کی آسان کی ہوئے راہوں پر یوں ان کی شکموں سے ایک شربت مختلف رنگوں میں نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے بے شک اس میں قدرت الٰہی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو لوگ غور وفکر کرتے ہیں۔

اسی آیت کی جو وجہ تسمیہ نام ہے سورۃ النحل اس آیت کو پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے آیت نمبر ۶۸ میں اللہ یہی لفظ استعمال کر رہا ہے **"النحل"** شہد کی مکھی تو اس سے پہلے کہ آیت کریمہ پڑھی جائے اس کی تمام گفتگو آپ کے سامنے رکھی جائے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف کائنات کو اور اللہ اپنی نعمتوں کو جو قرآن سے عیاں ہیں ستارے ہیں سمندر ہیں دریا ہیں بے شمار اور بھی ہیں اعلیٰ جو ہے قدرت کے شاہکارر پیدا کئے ہیں اور ان کی طرف بھی انسان کی توجہ کا معمول رہا ہے لیکن یہ کیا خوبصورت قرآن کا انداز ہے کہ اللہ ایک مکھی کی آیت سے اللہ ایک ایسی حقیقت ہمارے سامنے کھولنے لگا ہے کہ جو ان لوگوں کے لئے بہت بڑی ہدایت کا ذریعہ بنے گی جو فکر کرنے والے لوگ ہیں سمجھنے والے لوگ سوچ والے لوگ ہیں جن کے اندر فکر کا مادہ موجود ہے تو کائنات کی تمام چیزوں کو اللہ نے اپنی مثال بنایا ہے لیکن ایک شہد کی مکھی کو بیان کرنا یہ بظاہر جو ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مکھی کے اندر کیا بات ہوگی چھوٹی سی مکھی ہے ایک انچ بھی اس کی لمبائی نہیں ہے اور اسکے جسم میں ایسی کیا بات ہے کہ اسکو قرآن میں درج کر دیا گیا تو کمال حکمت سے اللہ نے اسکو ذکر کیا ہے اور اس کے اوپر گفتگو کر دی ہے ہم سب کے لئے ایک لمحہ فکر یہ بھی ہے کہ اللہ جیسے چاہے مثال سے اپنے کلام کو سمجھائے وہ جس طرح کی مرضی مثال دے شروع میں آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی تھی کہ اللہ نے واضح فرمایا تھا

کہ اگر میں چاہو تو ایک مچھر کی مثال ہی دے دو ایک مچھر کی مثال سے سمجھاؤں میری مرضی ہے میری قدرت ہے میری قدرت کے شاہکار ہے میں خوب جانتا ہوں کہ میں نے کس میں کیا کیا خوبیاں رکھی ہیں تو لہذا اللہ فرماتا ہے میں کسی مثال پیش کرنے سے شرماتا نہیں میرے ایسے اعلیٰ شاہکار ہیں جس کو میں نے پیدا کیا ہے کسی کو بھی پیش کو دوں تو یہ تو شہد کی مکھی کا ذکر ہوا اور اس سے آگے ہم انشاءاللہ پڑھیں گے اللہ نے مکڑی کا ذکر کیا سورۃ العنکبوت نام بھی سورۃ کا العنکبوت رکھ دیا مکڑی اب بظاہر ہے ایک useless قسم

کی چیز ہے گھروں میں جالے بناتی ہے اوراس سے بظاہر یہ ہی تصور آتا ہے یہ تو ویرانی کی علامت ہے تو اللہ نے مکڑی کی مثال سے پوری سورۃ کو اُجاگر کیا تو ایسی مثالیں اس وقت دی جاتی ہیں جب سامنے کوئی فکر والا بڑا ذہین آدمی بیٹھا ہو جو موٹے دماغ والے ہیں موٹی عقلوں والے ہیں ان کے لئے سورج کی مثال دو سمندروں کی دوان کے لئے دریاؤں کی پہاڑوں کی باتیں کروں کیونکہ وہ نظر آتی ہے بہت بڑی بڑی چیزیں ان سے کہا جاتا ہے یہ دیکھ لو اور جو کہتا ہے نہ نہیں جو باریک دماغ باریک ذہن والا باریک سوچ والا آدمی ہے اسے اسی طرح ڈیل کرو اس کو ایسی ہی مثال دو کہ یہ شخص پہاڑوں سمندروں کو کہے گا یہ تو بن ہی گئے ہیں کوئی خاص چیز بتاؤ اللہ کی تو اللہ نے ان کے لئے کہا کہ میں نے یہ آیت ان کو

دینی ہے جو **یَّتَفَکَّرُوْنَ** سے تعلق رکھتے ہیں **"فکر کرنے والے لوگ"** سوچ والے جن کا مقصدِ زندگی صرف پینٹ یا دنیا چند دن نہیں ہیں جن کا مقصدِ زندگی یہ نہیں ہے کہ اولا د ہو بچے ہوں شادیاں کرو اور چند دن گزروں اور بس چلے جاؤ قبر میں یہ اس لئے نہیں آئے ان کا مقصدِ حیات ہی کچھ اور ہے زندگی کے انداز ہی کچھ اور ہیں ان کے لئے ایسی آیات جو ہیں وہ بڑی کشش (attraction) رکھتی ہے وہ بڑا غور کرتے ہیں انکے اُوپر تو بڑا دھیان دیتے ہیں کہ ایسا کیا تھا شہد کی مکھی میں کہ اس کو اتنے شدومد سے اتنی خوبصورتی سے قرآن کے سینے پر لکھ دیا گیا اور قرآن کا ایک حرف بھی ہلایا نہیں جا سکتا یہ اگر نازل ہوا تو اسکا مطلب اس کے اندر قیامت تک ہدایت موجود ہے اور یہ جو شہد کی مکھی کا ذکر ہوا ہے اس کے اندر بھی بہت ساری ہدایتیں چھپی ہوئی ہے اللہ کرے ہم اس تک پہنچ سکیں اور جو قرآن بیان کرنا چاہتا ہے اس مغز تک رسائی حاصل کریں۔

پہلے تو بات بڑی اچھی خوبصورت بات سے آغاز کیا

وَاَوْحٰی رَبُّکَ تیرے رب نے وحی کی یہاں وحی جو ہے وہ **وحی مراد نہیں جو نبیوں کے اوپر کی جاتی ہے یہاں الہام مراد ہے** نبیوں کو فرشوں کے ذریعے یا ڈائریکٹ وحی ادا کرتا ہے اور نبی کا اللہ سے رابطہ وحی کیساتھ ہوتا تھا نبی بھی وحی سے اللہ سے بات کرتا ہے اللہ وحی سے نبی کیساتھ بات کرتا ہے لہذا اللہ سے بات کرنے کے لئے کم از کم نبی ہونا ضروری ہے نبی ہونا شرط ہے تب اللہ سے بات ہو سکتی ہے تو لہذا یہ جو کہتے ہیں کہ میں گھروں میں بیٹھ کے خود ہی اللہ سے رابطہ کرلوں گی ان کے لئے یہ جملہ بولا گیا کہ اللہ سے رابطہ کرنے کے لئے کم از کم نبی ہونا ضروری ہے تب رابطہ ہوگا اس کا مطلب تمہیں کچھ ایسا چاہیے جو تمہارا رابطہ اللہ سے کروا سکے تم تو نبی نہیں ہو اب حضور ﷺ تو چلے گے آپ کا وصال کریمہ ہوا اس کے بعد آپ بظاہر زندگی میں موجود نہیں ہوئے اللہ سے رابطہ اور وحی کی کیفیت کیسے آئے گی اللہ سے رابطہ تو کرنا ہی کرنا ہے بات تو نہیں بنے گی اسکے بغیر اس کے لئے پھر بزرگوں کا سہارا لیا جائے گا اللہ والوں سے مدد لی جائے گی تو خیر وحی کا لفظ استعمال کیا اس سے پہلے کوئی یہ نہ سمجھ لے شہد کی مکھی پہ وحی وہی آتی ہے جو نبیوں پہ آتی ہے اصل میں الہام کے معنوں میں ہے قرآن بہت گہرائی میں چلا جاتا ہے بہت سارے معانی اور اس کے مفہوم ہے تو یہ الہام ہوتا ہے۔

الہام ایک کیفیت کو کہتے ہیں اللہ اپنے نیک بندوں اوپر وہ کیفیت ڈالتا ہے جب ان سے بات کرنا چاہتا ہے تو الہام کے ذریعے بات کرتا ہے پردے کے پیچھے تو اس کو الہام کہتے ہیں تو اللہ فرمارہا ہے کہ میں نے کیا کیا اے نبی سنو

میں نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی دی ڈائریکٹ اس سے میں نے الہام کیا ہے اچھا بعض لوگ بھی اس سے گمراہ ہو جاتے ہیں اس حوالے سے کہ انہیں جب کوئی ایسی کیفیت ملتی ہے الہام کی اور ایسے معاملات بنتے ہیں ان کے ساتھ ان کو کوئی گائیڈنس ملتی ہے تو ایسی چیز ہے جو محسوس ہوتی ہے ان کے اوپر نازل ہوتی ہے ہوتے ہیں لوگ جن کے کشف کھولے ہوتے ہیں ان پر چیزیں نازل ہو جاتی ہے وہ اس پر بڑا ایک فخر یہ سا انداز تکبرانہ سا انداز وہ کہتا ہے تم لوگ کچھ بھی نہیں میں دیکھو الہام اترتا ہے مجھ پر اور میں اس کیفیت سے گزرتا ہوں کہ میرا رب مجھے الہام کرتا ہے ایسے لوگ ہوتے ہیں آپ دیکھیں گے اللہ کرے ایسے لوگوں سے محفوظ ہی رکھے (آمین) اللہ کہ جو تکبرانہ انداز اختیار کرے اور فخر یہ انداز خیال کرے دیکھو مجھ میں کیسا معاملہ ہے یار میں بہت نیک آدمی ہوں او بھئی تو کیا چیز ہے؟ شہد کی مکھی پہ بھی اللہ الہام کرتا ہے شہد کی مکھی بھی تیرے ساتھ ہے تو بڑا بنا پھیرتا ہے الہام اترتا ہے یاد رکھیں!!!

ہر وہ الہام قابلِ قبول ہوگا جو شریعتِ مصطفیٰ ﷺ اور سنتِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ چلے۔

اگر شریعتِ مصطفیٰ ﷺ اور سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے وہ ٹکراتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر الہام اللہ نے اتارا ہے تو جھوٹ بولتا ہے فساد یہ ہے وہ فراڈ کر رہا ہے غلط آدمی ہے وہ ایسی

کوئی شے قابل قبول نہیں ہوگی جو شریعت یا سنت سے ٹکرا جائے چاہے وہ کہے کہ مجھے رات کو آواز آئی تھی فرشتے نے کہا تھا یہ کرو مجھے فلاں فرشتے نے حکم دیا تو کیا میں نے مجھے تو لہذ افرشتے نے کہا اگر وہ اللہ اور رسول کے پھیلائے ہوئے دین کے ساتھ ہے تو اسے قبول کیا جائے گا اگر ایسا نہیں ہے تو محض تمہارا اپنا خیال ہے اپنے اوپر تم نے خود ہی تاری کیا ہوا ہے

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں

ایک جملہ آپ مکتوب شریف میں لکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں میرے دور میں بہت سارے صوفی ایسے ہیں جنہوں خود ہی اپنے آپ کو صوفی بنایا ہوا ہے ان پہ کوئی شے نہیں اترتی وہ اپنے خیالات کو الہام بنالیتے ہیں اپنے خیالات کو ہی سمجھتے ہیں کہ میرے رب نے مجھ پر خیال اتارا ہوا ہے میں اسی پر اسی نے یہ کام کروایا ہے ایسا کچھ نہیں ہے آپ فرماتے ہیں یہ بچارے اپنے خیالات کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں۔

صوفی وہی ہے جو شریعت اور سنت کے ساتھ چلے دوسرا کوئی صوفی نہیں۔

وہ صوفہ تو ہوسکتا ہے صوفی نہیں ہوسکتا صوفی وہی ہے جسکا تعلق اللہ کی شریعت ور نبی کی سنت کے ساتھ گہرا ہے چھوٹا موٹا بھی نہیں گہرا تعلق تب اسے صوفی کہا جائے گا تو لہذا شہد کی مکھی پر اللہ کہہ رہا ہے میں وحی کرتا ہوا الہام کرتا ہوں ورنہ آپ کس بھول میں لگے پھرتے ہیں آپ اپنی طرف دھیان کرے اپنے معاملات دیکھیں یہ تو شہد کی مکھی کو بھی اللہ نے درجہ دیا ہوا ہے الہام کا تو کہا ہم نے اس کے دل میں کیا بات ڈالی ؟

اَنِ اتَّخِذِی مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ اشَّجَر

پہاڑوں میں اور درختوں میں اپنے چھتے بنالیے پہلے تو چھتے کا ذکر کیا اور

قبلہ پیر صاحب نے بہت خوبصورت گفتگو کی ہے (ضیا القرآن میں)

صفحہ نمبر 571 پر تفسیر نمبر 79

آپ لکھتے ہیں کائنات کی بڑی بڑی چیزیں اپنے جمال وجلال اور اپنی نفع رسانی کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے لیکن عام طور پر چھوٹی چیزوں کو حقیر سمجھ کے لائق التفات خیال نہیں سمجھا جاتا اور پھر مکھی جیسی چھوٹی چیز کے لئے کس کو فرصت ہے کہ اس میں سوچ بچار کرنے بیٹھے اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میری حکمت اور قدرت کے جلوے صرف پہاڑوں سمندروں مویشوں اور جنگلوں درختوں میں ہی نظر نہیں آتے بلکہ چھوٹی سی شہد کی مکھی بھی میری حکمتوں کی تجلی گاہ ہے (سبحان اللہ) اس کے مختصر سے چھتے میں بھی ہمارے کرشموں کا مینا بازار لگا ہوا ہے ذرا اس چھتے کو دیکھو کس مہارت سے اسکو مسدّس خانوں میں تقسیم کیا گیا ہے

مسدّس کہتے ہیں جس کے پانچ کونے ہوں تو اس مہارت سے اسے مسدّس خانوں میں تقسیم کردیا گیا ہے کہ جس کہ تمام ضلاع اور سارے زاویے مساوی (برابر) ہیں کہ آپ کبھی شہد کی مکھی کا چھتا دیکھیں تو ہر خانہ برابر ہوتا ہے کوئی خانہ کسی سے چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا اور ایک طرح کا زاویہ اور ایک طرح کا وہ جو تمام بناوٹ ہے ایک طرح کا نہیں تمہارا کوئی ماہر انجیئر بھی مسطر پرکار کے بغیر مسدّس خانے نہ بنا سکے پھر اس کے مختلف حصوّں پر نظر ڈالو! کہیں تو نوازائیدہ بچوں کی قیام گاہ ہے کہیں شہد کا زخیرہ کیا جارہا ہے کہیں موم تیار ہورہا ہے ایک خوراک کا گودام ہے پھر اس حیران کن نظم ونسق کو دیکھو جس کے ماتحت یہ کثیر المعتد اد تعداد مکھیاں یہاں آباد ہے کسی متمدن ملک کی بہترین تربیت یافتہ فوج بھی انکا مقابلہ نہیں کرسکتی (سبحان اللہ) اتنی ترتیب سے یہ مکھیاں وہاں موجود رہتی ہیں ان میں ایک مکھی سب کی سردار ہے دوسری مکھیاں اس کی فرمابردار ہیں اور اس کے حکم کو بجالانے میں ذرا کوتاہی نہیں کرتیں بعض خوراک لانے میں متعین ہیں باز پہریدار ہیں کیا مجال ہے کوئی اجنبی اندر قدم بھی رکھ سکے جو خوراک لانے پر مقرر ہیں وہ اپنے چھتوں سے دور دراز مقامات پر اُڑ کر جاتی ہیں وہاں سے مختلف کلیوں کو پھولوں کو نپلوں اور پتوں کا رس دن بھر چوستی رہتی ہیں پھر طویل مسافت طے کر کے اپنے چھتے میں واپس آجاتی ہیں نہ وہ راستہ بھولتی ہے نہ وہ لیٹ ہوتی ہے اور اپنے فرض کو انجام دینے میں کسی قابلیت کی روادار ہے اس ہی صفت اور خوبی سے پھولوں کے اس چوسے ہوئے رس کا شہد بنانے کا

عمل تکمیل پا تا ہے وہ توا تنا خیریت انگیز ہے کہ عقل دہنگ رہ جاتی ہے۔ انسان اتنے علمی کمال اور صنعتی ترقی کے باوجود کوئی ایسی مشینری تیار نہیں کر سکا جس کے ذریعہ وہ پھولوں وغیرہ کے رس سے شہد جیسا جوہر کشید کر سکے۔

غور طلب امر یہ ہے!!

اس چھوٹی سی مکھی کو یہ مہارت اور کمال کس نے سکھایا؟ یہ باقاعدگی نظم و نسق کی پابندی اپنے فرائض کی ادائیگی اپنے امیر کی اطاعت اپنی فنی نزاکتیں اور اس پیچیدہ کام کو انجام دینے کے لئے اتنی نفاستیں یہ سب چیزیں اس حیوان کو کس نے تعلیم کیں قرآن کریم بتاتا ہے

اے محبوب کائنات ﷺ یہ تیرے رب کی تعلیم ہے (سبحان اللہ) اسی نے سارے قاعدے (اور یہ طریق کار اس مکھی کو سکھایا ہے) اور اسکی دی ہوئی سمجھ سے وہ شہد جیسی نعمت بنا کر انسان کی خدمت میں پیش کرتی ہے اس آیت میں وحی سے مراد الہام ہے یعنی وہ سمجھ جو اللہ تعالیٰ حیوانات کو عطا کرتا ہے جس سے وہ اپنے نفع نقصان کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنے طبی فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکتے ہیں تو یہ خوبصورت تفسیر جو ہے لکھنے سے تعلق رکھتی تھی اس کے ایک ایک کو میں نے لکھا ہے آپ کے سامنے اس کی برکت ہمیں ملے اور پیر صاحب کی قبر پر اس کی برکتوں کا نزول ہو (آمین) ہم نے اس کی خوبصورت انداز میں تفسیر فرمائی تو لہٰذا اس میں بڑے اعلیٰ حکمت کی باتیں ہیں۔

ایک تو وہ چھتا جو وہ بناتی ہے اور اس کی وہ خوبصورت رہائش جو ہے جس میں وہ رہائش پوشید جہاں وہ شہد پوشید کرتی ہے تو ایک یہاں مراد کو ساتھ ساتھ سمجھتے جائے گا اللہ کرے آپ کی سمجھ میں یہ بات اترے کہ اللہ نے اس سے مراد کیا لی ہے شہد بنانے کے لئے ایک رہائش کی ضرورت ہے ایک جگہ کی ضرورت ہے اور اس کا ہر خانہ برابر ہے اور اس کی وہ خو بصورت جو ترتیب ہے اس کا ذکر قرآن نے کیا ہے تو ایسے یاد رکھو

جہاں سے بھی اللہ کی معرفت تمہیں ملے گی وہ کوئی اللہ والے کی خانگاہ ہوگی (سبحان اللہ)

وہ اللہ کی معرفت کا جو رس ہے نہ جو اللہ کی معرفت کا جو شہد ہے وہ کسی خاص خانگاہ سے پایا جاتا ہے اس کے لئے ایک خاص جگہ ہوگی جہاں سے وہ خوبصورت رس جو ہے اللہ کی معرفت سے نصیب ہوگا۔

☆ ایک اس سے مراد چھتا تو ہے ہی ہے اس کو دیکھنے سے تو چلو جو ایسے لوگ ہیں جو سائنس سے تعلق رکھتے ہیں یا جن کو عقل کی ہر وقت پوجا کرنے کی عادت ہے وہ چھتے کو دیکھتے رہیں چھتے کے دھیان لگے رہتے ہیں اور اسی کے اوپر خوردبینیں لگا کے چیک کرتے رہتے ہیں اس کو مرضی ہے ان کی وہ کرے اپنا کام کرنے دو بہت بڑی سرچ ہوتی ہے شہد کی مکھیوں پہ اور آج بھی یورپ لگا ہوا ہے یہ کتنا عظیم معالہ ہے کہ گریٹ یہ مکھی ہے اسکو honey بھی کہتے ہیں تو لہذا وہ لگے ہوئے ہیں اپنے کام لیکن ہمیں زرا الگ انداز سے سمجھنے کی ضرورت ہے وہ خوردبینیں لے کے اپنا کام کرے ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

ہمیں شہد کی مکھی سے یہ سیکھنا ہے کہ ایک مرکز بناؤ ایک ایسی جگہ بناؤ جہاں سے اللہ کی معرفت کا رس لوگوں کو دیا جائے (اللہ) اور اس کے سارے خانے برابر کر دو زرا ساتھ ساتھ چلیے گا چھوٹی سوچ چھوٹی عقل والے نہیں سمجھ پائیں گی سارے خانے برابر پوری طرح سے جب تربیت دو تو سورج کی طرح بنو سورج کی طرح بنو جس طرح سورج جب چمکتا ہے تم بھی چمکوں وہ نہیں دیکھتا کہ چھوٹا پھول ہے یا بڑا پھول ہے انگور ہے یا تربوز ہے سب پر اپنی روشنی ڈالتا ہے اور وہ اس میں برابری کرتا ہے ویسے تم بھی اپنی اللہ کی معرفت گاہ کو اسی طرح بناؤ کہ جہاں ہر امیر غریب آ سکے ہر امیر غریب کے دروازے کھولے ہوں وہاں آنے کے لئے کسی کو کوئی روک ٹوک نہ ہو کوئی وہاں یہ نظام نہ بنایا جائے کہ جو ہے امیر اسے قریب بیٹھائے اور جو غریب ہے اسے پیچھے کر دے ایسا نظام اللہ کی معرفت گاہ کا نہیں ہے جیسے یہاں ایک یہ مراد تھی اس کے بعد دیکھیں ساتھ یہ بھی کہا

ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ

پھر رس چوسا کر ہر قسم کے پھلوں سے

پھر وہاں جب لوگ آئیں گے اور جو لوگ اس دین کی دعوت میں اس نظام میں شامل ہونگے ان کے لئے کوشش شروع کی جائے ان کے لئے جایا جائے پھر گھروں گھروں میں درسِ قرآن دیا جائے وہاں جا کے تربیت کی جائے اور پھر وہاں سے جا کر رس لایا جائے (سبحان اللہ)

وہ جو نظام ہے دین کا وہاں روکا نہ کیا جائے بلکہ اس کو پھیلایا جائے اور وہ رس چوسنے کے لئے جس طرح شہد کی مکھی کو کہا گیا کہ تم جاؤ اب باغوں میں جاؤ اب تم بڑے خوبصورت کھلیانوں میں جاؤ اب تم خوبصورت رس جہاں جہاں تمہیں نظر آئے میٹھا جیسا بھی کڑوا بھی لے آؤ وہاں سے لے کے آؤ۔

سائنس حیران ہے اس بات سے کہ شہد کی مکھی جو ہے وہ آدھا کلو شہد بنانے کے لئے **۳۵ لاکھ بار پرواز کرتی ہے منہ سے بندہ کہنا ہے ۳۵ لاکھ بار اس کی پرواز ہوتی ہے** اس باغ تک وہاں سے آنا پھر جانا پھر آنا پھر جانا پھر آنا پھر جانا اور کتنا شہد آدھا کلو اتنی محنت کے بعد اتنی محنت کے بعد آدھا کلو شہد ملا تو کیا مطلب ہمیں کیا اس شہد کو ناپنے کے لئے آیت دی گئی ہے۔ کیا ہمیں اس لئے آیت دی گئی ہے کہ تم بس پڑھ کے سبحان اللہ کہہ دو بس یہ کہہ دو واہ واہ شہد کی مکھی یہ تو کمال ہو گیا تم تو بڑی زبردست ہو بڑی محنتی ہو قرآن اتنا نہیں ہے بھئی قرآن کے بہت سارے اعلیٰ زاویے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے بھی ایسے ہی اَن تھک محنت کرنی ہوگی اتنے لوگوں تک تمہاری اوڑانیں ہوں اتنے لوگوں تک تمہاری پروازیں ہوں اتنے لوگوں تک جا جا کے تم اپنے دین کا پیغام سناؤ انہیں رس دو اور رس لو ان سے بھی سیکھو اور ان کو سیکھاؤ بھی اتنے لوگوں کو سیکھانے کے بعد شائد تمہیں کوئی ایک اللہ کا بندہ نصیب ہوا ے نبی ذرا دھیان کرے میں آپ کو کیا یہ تعلیم دے رہا ہوں (سبحان اللہ)

میں تمہیں تعلیم دے رہا ہوں اس شہد کی مکھی نے ۳۵ لاکھ پروازیں کی ہیں آدھا کلو شہد کے لئے اے نبی آپ کے صحابہ چند دنوں میں تھک جائیں نہیں نہیں بات نہیں بنے گی چند بار جا کے کہیں اب نہیں جانا یہ میرا کام نہیں چھوڑ دو وہ مانتا ہی نہیں سنتا ہی نہیں یہ طریقہ نہیں ہے دین والے ایسا نہیں کریں گے نہ تھکے گے نہ جھکے گے نہ آ کے گے یہ شہد کی مکھی سے کیا بہتر نہیں انسان تو شہد کی مکھی سے بہتر ہے جب وہ ۳۵ لاکھ بار اراوڑان کر کے ۳۵ لاکھ پروازیں کر کے آدھا کلو شہد بنا سکتی ہے تو تجھے ۷۰ لاکھ لگانے پڑیں تجھے جانا چاہئے کیونکہ تو انسان ہے تجھے اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے میں تو سمجھتا ہوں یہی پہ بس ہو گئی ہے ختم ہو گئی ہے بات اتنا بڑا درجہ شہد کی مکھی کو حاصل ہے اتنی کوشش اتنی dedicate ہے وہ اپنے کام میں اتنی comitted ہے وہ اتنا اس کو شوق ہے اتنا اس کے اندر جذبہ ہے اتنا اس کے اندر انرجی اور مطلب جنون ہے عشق ہے محبت کیا کہیں کوئی نام دے اسے پھولوں سے اتنا پیار ہے کہ وہ ۳۵ لاکھ بار جائے اور تھکے نہیں اور وہ آدھا شہد بنا کے مرجائے بس تو انسان تو اس سے کئی بڑا ہے اور کئی زیادہ برکت ہے۔

؎ آفاق کے ہر ہر گوشے میں قرآن سنا کے دم لینا اب روکنا نہیں اب تھمنا نہیں فردوس میں جا کے دم لینا

اور جس میں ایسا جذبہ ہی نہیں ہے اس طرح کی جا جا کے گفتگو کرنا مجھے یاد ہے یہ چیزیں جب صحابہ کرام نے کی تھیں آقا علیہ السلام نے جب انہیں بھیجا تھا مختلف جگہوں پر وہ جایا کرتے تھے صحابہ تبلیغ کی خاطر کتنے کتنے پھیرے لگایا کرتے تھے گھر گھر جا جا کے انہوں نے تبلیغیں کر کر کے دین کو پھیلایا لوگوں تک آج کوئی گھر سے نکلنے کے لئے آمادہ نہیں ایک چکر لگانے کے لئے آمادہ نہیں تو کیسے **بھئی رس کہاں سے آئے گا؟ شہد کہاں سے آئے گا؟ ان کی زندگی میں معرفت کہاں سے آئے گی؟ پھر زندگی میں برکت کہاں سے آئے گی؟** آپ قرآن کی اس آیت کو گہرائی میں لے جائیں سارے دین کی برکت اللہ نے اسی کے اندر ڈال دی ہے سارے دین کی اصل ہدایت اس کے اندر ڈال دی کہ ہم نے اسے یہ کہا جا پھلوں کا رس چوس تو اپنا اندازہ کرلیں۔

حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد عظیم فاروقی صاحب کیساتھ حضرت صاحب کے گزرے مبارک لمحات میں سے ایک اہم بات

مجھے یاد ہے جب قبلہ عالم نے ہمیں یہ چیزیں سمجھائی تھی اور آپ کے ساتھ بھی اسی طرح ایک ایک دن میں چار چار گھروں میں جانا درس قرآن کے لئے اور مختلف جگہوں پر جا کے ختمات شریف پڑھنا اور حالانکہ بعض اوقات کوئی بھی نہیں تھا ہوتا بعض اوقات ایک دو لوگ ہوتے تھے کئی ایسی مجالس میں حضرت صاحب کے ساتھ گیا ہوں جہاں میں اور حضرت صاحب اکیلے ہی تھے کوئی نہیں تھا گھر والے بھی اِدھر اُدھر ہو گئے تو پھر بھی جا کے ختمات شریف پڑھے پھر بھی درس دیا پھر بھی ذکر کیا تو اس وقت تو یہ سمجھ آتی تھی کہ ہم فضول کام میں لگے ہوئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے اللہ نے ان گھروں سے حضرت صاحب کو ایسے ایسے ہیرے عطا کئے جو ان کا نام ایسا آج روشن کر رہے ہیں کہ آج تک جو ہے رحمت اور کرم اللہ انہیں بھی عطا کر رہا ہے اور حضرت صاحب کو بھی عطا کر رہا ہے لیکن یہ جانے سے چکر لگانے سے گھروں گھروں کے اندر جا جا کے درس دینا یہ چھوٹی بات نہیں بڑی بات ہے یہ اسی شہد کی مکھی کی مثال ہے جو جا جا کے پھلوں کا رس چوستی ہے اور وہاں سے لے کے پھر آئے گی اب وہاں سے وہ لائے گی تو اب وہ کرم اکٹھا ہوگا اور اس مسدّس خانے میں جا

کے رکھ دے گی اور وہاں سے وہ اللہ کے کامل ولی پیدا ہونگے ہم آج کہاں حضورﷺ بھی اسی طرح مکے سے نکلے تھے ابوبکر آ گئے (سبحان اللہ) علی آ گئے عمر آ گئے عثمان آ گئے ابو ہریرہ آ گئے یہ سارے اکٹھے ہوتے گئے مسجد نبوی مدینہ میں آباد ہوگئی ایسے تو نہیں ہوا گھر بیٹھ کے تو نہیں کیا حالانکہ آپ کہتے میں ادھر بیٹھا ہوں یہ میرا گھر ہے بھئی اِدھر ہی ہوں سارے آ جاؤ خود ہی آؤ آپ نے ایسا نہیں کیا آپ خود ہی گئے جا جاکے آپ نے درس دیئے آپ نے جا جا کر یہ کام کئے اس کے بعد پھر آج تک ایسی ہی روایت ہے اور قیامت تک رہے گی یہی روایت جس نے اس پرعمل کیا حضورﷺ کی سیرت کے پہلو کو اس نے اُجاگر کیا وہ برکتیں پائے گا رحمتیں پائے گا وہ کیونکہ یہ سیرت کا وہ پہلو ہے جو سارے پورے نہیں کر سکتے بہت بڑا پہلو ہے حضورﷺ اٹھ کے جاتے تھے اور جا کے درس دیتے تھے۔

مدینہ میں ایک جگہ متعین تھی بدھ کا دن رکھا ہوا تھا آقا علیہ السلام عورتوں کو جا کر درس دیتے تھے یہ تو نہیں کہ مسجد نبوی میں اکٹھا کر کے دیتے تھے وہاں جا کے ایک جگہ متعین کر کے جا کے درس قرآن دیا کرتے تھے ہر بدھ عورتیں مدینے کی اکٹھی ہوتی تھی اسی طرح صحابہ کو حضورﷺ نے بھیجا کسی کو حبشہ بھیج دیا کسی کو یمن بھیج دیا کسی کو شام کی طرف بھیج دیا ایک لاکھ چالیس ہزار حضورﷺ کے صحابہ تھے صرف دس ہزار کی قبریں مدینہ میں جنت البقیع میں ہیں ایک لاکھ تیس ہزار مدینہ میں ہے ہی نہیں وہ کہاں ہے دنیا میں پھیلا دیئے گے ہیں جاؤ جا کے رس چوسوں اور دنیا کو دین کی طرف بلاؤ نیکی کی دعوت دو۔

حضورﷺ کی حدیث

آقاﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ لوگ کان کی طرح ہیں لوگوں کی مثال کان جیسی ہے جس طرح کوئلے کی کان ہے ہیرے کی کان ہے لوہے کی کان ہے لوگوں کی مثال کان جیسی ہیں ڈھونڈ وں اللہ تمہیں ہیرے جیسی کان عطا کر دے ڈھونڈوں یہ تمہارے اوپر ہے ہر بندہ ایک کان جیسا ہے اس کے اندر جو ہے وہ تمہیں ملے گا اسکو ڈھونڈ وں تمہیں ہیرا مل سکتا ہے تمہیں کوئلہ مل سکتا ہے لوہا مل سکتا ہے تانبا مل سکتا ہے جتنی کانیں خودتیں جاؤ گے جو اس کے اندر ہے باہر ضرور آ جائے گا لہذا کھودتیں جاؤ اور لوگوں کے اندر دیکھو ہیرا ہے یا کوئلہ وہ جو ہوگا وہ تمہیں ضرور ملیں گا لہذا ڈھونڈ نا تمہارا کام ہے حل کر دیا مسئلہ آقا علیہ السلام نے ہر بندہ ایک کان کی طرح ہے اسے جو اندر ہے وہی باہر آنا ہے ایک کوئلے کی کان والے سے آپ ہیرے کی طلب کرے آپ فضول قسم کے آدمی ہے بھئی وہ ہے ہی ایسا وہ احمک آدمی ہے بےوقوف آدمی ہے احمک ہے وہ اس سے آپ توقع کرے کہ یہ آپ کے دین کے پرچم کو بلند کرے گا یہ کیا کر رہے ہیں آپ آپ غلط جگہ اَن پٹ کر رہے ہیں آپ ایسا نہ کرے اس لئے کہ وہ جگہ اَن پٹ والی ہے ہی نہیں وہ کان ویسی ہے ہی نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کا واقعہ

آپ تشریف لے جا رہے تھے بڑے تیز تیز قدم اٹھا رہے تھے تو کسی نے دیکھا تو سلام کی اور کہا کہ حضور کیا بات آپ بڑے تیز تیز چل رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ اصل میں ایک شخص ہے میں اس سے دور جا رہا ہوں دور بھاگ رہا ہوں اس سے وہ کہی میرے قریب نہ آ جائے وہ شخص کہنے لگا کہ ایسا کون سا شخص ہے جی جس سے آپ جا رہے ہیں آپ تو بڑے معجزات والے ہیں آپ تو مردوں زندہ کر دینے والے ہیں آپ کو تو اللہ نے مسیحا بنایا ہوا ہے آپ تو لوگوں کے مرض ٹھیک کر دیتے ہیں مادرزات آندھے کو ٹھیک کر دیتے ہیں آپ مردے کو زندگی دے سکتے بڑا کچھ کر سکتے ہیں آپ کو بڑا کچھ اللہ نے دیا آپ کیوں اس سے ڈر رہے ہیں ایسا کیا ہے اسکے اندر آپ نے فرمایا تو ٹھیک کہہ رہا ہے میں کسی کو پھونک ماردوں تو اس اندھے کی آنکھیں واپس آ سکتی ہیں یہ میری پھونک سے ہو جاتا ہے میں کر لیتا ہوں میں کسی کوڑھی کو ہاتھ پھیرلوں وہ مرض ٹھیک ہو جاتا ہے میں کسی کو چاہوں تو مردے کو زندہ کر سکتا ہوں یہ میں کر لیتا ہوں لیکن احمک آدمی میرے ساتھ آ گیا میں اسکے اوپر کوئی جادو نہیں چلا سکتا احمک آدمی چوڑ دوا سکے اوپر وقت نہ ضائع کر و اس لئے کہ وہ اس کے قابل نہیں ہے **حضورﷺ نے فرمایا**

کہ لوگ کان کی طرح ہے ہیں دیکھ لو کیسی کان ہے بس اسی طرح اس کی کھودائی شروع کر دو تو فرمایا جاؤ جا کے پھلوں کا رس چوسنا شروع کر دو یہ رس ہے پھلوں کا اور رس جو ہوتا ہے وہ درختوں کی جوانی ہوتا ہے youngness وہ آخری اعلی ترین درخت کی پروڈیکٹ ہے جو درخت پوری طرح کشید کر کے اپنی تمام صلاحتوں کو اپنے آخری پوائنٹ پر لے جاتا ہے اس سے پھل باہر نکلتا ہے جو پھل نکلا ہے نہ جی وہ اصل میں اس درخت کی آخری لاسٹ اس کرم نوازی کی حد ہے جو اللہ نے اس پر کردی کہ وہ آم رود باہر آ گیا وہ سیب با

ہرا آ گیا وہ انگور باہر آ گیا اللہ فرمارہا ہے کہ آپ نے بزرگوں پر نہیں بوڑھوں پر نہیں محنت کرنی ان کی اپنی ہی سوچیں ہوتی ہیں ان کا اپنا ہی حساب ہوتا ہے آپ ان پہ لگے رہے گے وہ ۶۰ سال ۵۰ سال ۸۰ سال اس نے کہا دیکھا نہ ختم ہوگیا کام اب وہ ٹھیک ہے عزت اپنی جگہ محبت اپنی جگہ پیار اپنی جگہ اَن پٹ کے لئے وہ suitable نہیں ہے پھل کے اوپر محنت کرو اور پھل کون ہے؟ جوان فرمایا

''کہ میری امت کے جوان کی عبادت نبی کی عبادت کے برابر ہے''

ایک جوان جب سجدہ کرتا ہے تو فرمایا وہ نبیوں کی عبادت کا درجہ پائے گا کیوں؟ یہ کیوں نہیں کہا بوڑھا یہ کیوں نہیں کہا بچہ بچہ تو بے گناہ ہے گیارہ بارہ سال کا بے گناہ ہے اس کا سجدہ کروز یادہ نورو الا سجدہ ہو جی نہیں ادھر سے ۶۰ ؛ ۸۰ سال عمر ہوگئی کئی حج کئے اس کا سجدہ زیادہ نورو الا ہونا چاہیے یہ دونوں سجدے نہیں یہ جو درمیان والا سجدہ ہے جی وہ قبول ہے جوانی کے دور میں جس نے سجدے کئے جوانی جس کی عبادت میں گزر گئی کہا جاؤ ان پھلوں میں جاؤ تنوں میں نہ جاؤ بیٹھوں شہد کی مکھی تنے پر کبھی نظر نہیں آئے گی وہ کسی اور جگہ ہو اِدھر اُدھر پتوں پہ نہیں پھلوں پہ جائے گی پھولوں پر جائے گی جہاں سے خوشبوں آرہی ہے جہاں پر پھل موجود ہے وہاں پر جا کے بیٹھے گی آپ اللہ کی حکمتوں کا اندازہ کرے اس آیت کے ساتھ پڑھانے والے کیا پڑھا گئے سیکھانے والے کیا سیکھا ئیں گے تفسیر کرنے والے کیا تفسیر کر گئے اللہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول کرے کہ اس سے مراد اللہ یہ لے رہا کہ تو نے بھی وہاں جانا ہے جہاں پھل ہو جوانوں پر محنت کرو یہ عمر ہے محنت کی جب محنت کرو گے تو وہاں سے پھر وہ رس ملے گا وہ رحمت کا رس وہ کرم کا رس وہ فضل کا رس وہ تمہیں نصیب ہوگا (اللہ) اور کئی کئی بار جاؤ حضرت محمد ﷺ پیارے آقا ۷۰ سے زیادہ چکر لگائے ابو جاہل کے گھر بار بار گئے آپ اپنی آخری حد تک گئے تو آپ یہ بہت بڑا طریقہ ہے کہا کہ ایک تو آپ نے یہ کہا کہ جا کر ہر قسم کے پھلوں کا رس چوس اور اب میں آپ کی توجہ پھر چاہتا ہو اللہ کرے کہ کہی ذہن اِدھر اُدھر نہ چلا جائے اور اسکے معاملات یہی رہے جو قرآن ہمیں دے کے چل رہا ہے۔

پھر کہاں کہ وہ پھول کو توڑ کے نہیں لے کے آنا یہ نہیں کہاں کہ اپنا ڈنگ مارنا اور اس پھول کو توڑ کے اور اتار کے آٹھ دس بیس یا سو مکھیاں وہ مکھیاں ان کو اٹھائے اور لے آئے کہا ل یہ نہیں کرنا ان کا رس چوسنا ہے وہ پھول وہی رہے اسکو نہیں چھیڑنا وہ پھل وہی پر موجود رہے اس کو نہیں چھیرنا وہ وہی رہے گا اس کی اصلیت ہے اسکی جو باطنی کیفیت ہے اللہ نے جو اس پھل کے اندر اللہ نے جو خوبصورت مادہ رکھا ہوا ہے اسے لے آؤ بس اسے نہیں اٹھاؤ جی پھل تو وہی رہے گا لیکن وہ جو اصلیت اس میں چھپی ہے جو اس کی نسوں کے اندر دوڑ رہا ہے وہ نکالو (سبحان اللہ)

اس کا مطلب شہد کی مکھی کو وہ پوری ٹیکنیک دی گئی اس کو وہ آلات دیئے گئے اس کے منہ کو آگے وہ سیٹنگ کی ہوگی کوئی اعضا ہوں گے نہ ایسے جو اس پھل کے اندر اپنی چونچ ڈالے گا اور وہاں سے اس کو کھینچ لے گا سک کرے گا وہاں سے وہ اس کو جمع کرلے گا وہ پی نہیں جاتی اسے ہضم نہیں کر جاتی اسے بلکہ اس کو لاکے چھتے میں ڈالتی ہے وہ اس کو چھتے میں اونڈیلتی ہے اسے پیتی نہیں ہے اور اس کے لئے وہ حرام ہے اسکے لیے وہ پینا حرام ہے اللہ نے اسے منع کیا ہے کہ تم نے اسے پینا نہیں ہے تم نے اسے اپنے معدے میں نہیں لے جانا ہے اس کو وہ کسی ایسی جگہ سیف کرتی ہے جہاں سے وہ پھر کئی میل کا فاصلہ طے کرتی ہوئی اپنے چھتے تک جب جاتی ہے تو وہاں اونڈیل دیتی ہے (سبحان اللہ)

فرمایا اے نبی آپ نے بھی ایسے ہی کرنا ہے لوگوں کی اعلیٰ صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں ان کے اندر جو صلاحیتیں بہترین ہیں وہ آپ سک کریں ان میں سے آپ ابو بکرؓ کی صداقت اٹھائیں عمر کی عدالت اٹھائیں علی کی شجاعت اٹھائیں عثمان کا غنی ہونا اٹھائیں ابو ہریرہ کی یاداشت اٹھائیں بلال کی ملازمت اور نوکری اٹھائیں آپ سک کریں ان میں سے اپنے دین کے لئے استعمال کریں انہیں نہ چھیڑیں انہیں رہنے دیں انہیں موجود رہنے دیں ان کے اندر سے صلاحیت لے لو کمال ہو گیا۔

ایک شیخ کو بھی یہی سکھایا جاتا ہے ایک کامل پیر بھی یہی کرتا ہے جو اپنے مریدوں کے اندر سے جو اعلیٰ صلاحیتیں جو ہوتی ہے انہیں سک کرتا ہے

اور دیکھ لیتا ہے کہ یہ درس دے سکتا ہے یہ نعت پڑھ سکتا ہے یہ گفتگو میں ماہر ہے یہ ذکر میں بہت اچھا ہے اس کے اندر صلاحیت کیا ہے؟ وہ اسی صلاحیت کو سک کر کے اللہ کے دین کا پرچم بلند کرتا ہے اور جو نہیں کر سکتا وہ کامل پیر ہی نہیں وہ خود بھی راستے میں ہے اور دوسروں کو بھی راستے میں ہی رکھے گا جسے لوگوں سے کام لینا ہی نہیں آیا فرمایا کہ ہم نے اسے کیسی اعلیٰ ترتیب سیکھائی ہے کہ تو نے صرف اس کو چوسنا ہے پھل وہی رہے گا پھول بھی وہی رہے گا اور اس کی صلاحیت کو لے آنا ہے اور لا کے پھر جب اسے رکھنا ہے اس کے اندر اسے اونڈیلنا ہے اور اس بات کا پورا خیال رکھنا ہے کہ اتنا ہی اونڈیلا جائے جتنا لائی ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ اس میں سے چند تھوڑا اپنے لیے رکھ لے کہاں نہیں پہلے ہی سارا چھتے کے اندر تو یہ

یادرکھیں

یہ جو آپ جتنی صلاحیتیں آپ لے رہے ہولوگوں کی لے رہے ہواستعمال کررہے ہووہ تیرے لئے نہیں ہے وہ تیرے نبی کے دین کے لیے ہیں ہر چیزاس کے لیے ہیں جس طرح وہ خیانت نہیں کرتی وہ اس رس میں خیانت نہیں کرتی لا کے رس پورے کا پورا رس اس میں خیانت نہیں کرتی میں کتنی باتیں کھولوں بہت خوبصورت انداز ہے جو اللہ نے قرآن میں بیان کیا اسکے بعد ایک اور لفظ ہے اور آیئے اس سے بھی اللہ کی حکمتوں سے قربان جائے۔

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلاً

پس چلتی رہا کر اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر رکنا نہیں

یار تم نے چلتا رہا کر چلتی رہا کر پانی جب تک چلتا رہتا ہے پاک رہتا ہے اگر پانی رو کا جو ہر بنا علم رکا تمہارے لئے خباست بنا عبادت روکی تکبر بنی غرور بن گئی کوئی شے روک جائے کہا ختم ہو جائے گی زندگی رکی مات کا نام ہے جس دن تم روک گئے موت ارے اعضاء روکے دل روک گیا موت یہ روکنا جو ہے تیرا کام نہیں ہے اے شہد کی مکھی آئی ہوا وِنڈیل دیا نکل جاؤ دوبارہ پھر نکلو واپس آؤ اونڈیل دو تم نے روکنا نہیں ہے سائنس حیران ہے اس بات سے کہ پوری آپ لائف سرکل پڑھیں شہد کی مکھی کا پورا لائف سرکل جو ہے اسکا وہ اس میں کسی بھی جگہ سوتی نظر نہیں آئے گی وہ سوتی نہیں ہے شہد کی مکھی کا آرام کا وقت کیا ہے؟ سائنس حیران ہے کہ اسکا آرام کب ہوتا ہے تو یہ بھی اس بات کو پایا تکمیل تک جب پہنچایا گیا پوری ریسرچ کی گئی تو یہ بات سمجھ آئی کہ وہ اپنے اُڑنے کے دوران سوتی ہے وہ اپنا راستہ روکتی نہیں ہے وہ روکتی نہیں ہے اور اس دوران اسکا آرام کا سلسلہ ہوتا ہے جس دوران اس کی پرواز جاری ہے اور وہ ایسا خوبصورت سگنل ہے اسکا پھول کیساتھ کہ وہ آنکھیں بھی بند کرے پر اس کا راستہ پھول کی طرف ہوتا ہے (سبحان اللہ) روکتی نہیں ہے قرآن کہتا ہے چلتی رہا کر بس اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر یعنی

جس کے لئے اللہ آسان کرے راہیں وہ کسی صورت گمرہ نہیں ہوسکتا

اللہ آسان کردے وہ کبھی گمرہ نہیں ہوسکتی جسطرح شہد کی مکھی گمراہ نہیں ہوتی اس کا سگنل سیدھا رہتا ہے وہ اپنی راہ پر ہی رہتی ہے حلانکہ وہ اس وقت آرام کے فیس میں ہے تو کہاں اسی طرح اے میرے نبی صحابہ کو بتادے کہ قیامت تک کے مسلمانوں کو بتادیا اگر ہم نے تمہاری راہ آسان کردی تو تم کبھی گمراہی کی راہ پر نہیں ہو گئے تم سیدھے رہو گے دعا کرو رب تمہاری راہ آسان کردے (آمین) (اللہ) تو کہاں یہ تو خوبصورت حکمتیں ہیں جو ہم نے تمہارے سامنے رکھی ہے کسی صورت روکنا نہیں چلتے رہنا ہے مسلسل اپنے علم کو بہتر کریں اپنے نالج کو بہتر کریں روکنا نہیں ہے روکیں نہیں کہ دیکھے چالیس پچاس سال عمر ہوگئی اب کیا ضرورت ہے قرآن کی ٹھیک ہوگیا ہے نہیں یہ طریقہ نہیں ہے اب ضرورت نہیں ہے پڑھنے کی اب ضرورت نہیں ہے آگے بڑھنے کی یہ طریقہ غلط ہے اب ضرورت نہیں ہے مزید آگے جانے کی یہ تصور ہی غلط ہے ایسا تصور اسلامی تصور نہیں ہے ہمیشہ آگے سے آگے کی سا چوں ہماری بچیوں اور بچوں کی سوچ almost ہو جہاں پر سوچ ختم ہوتی ہے نوکری پر اور بچیوں کی سوچ ختم ہو جاتی ہے شادیوں پر یہی پر مر گئے لوگ ختم ہو گے اور اپنی اولاد کو بھی یہی سوچ دے رہے ہیں کہ تیری شادی کرلے کسی طریقے سے ختم کردیا لوگوں کو شادیوں نے جو لے کے ختم کردہ لوگوں نے یہ زندگی ہے اسطرح کی زندگی اللہ نے دی تھی شہد کی مکھی کا کام کیا ہے کہ وہ چلتی رہے تو انسان تیرا مقام کیا ہوگا زرا تو اپنا اندازہ کرنا زرہ اپنا آئینہ میں چہرہ دیکھ کہ اللہ شہد کی مکھی کو کہہ رہا ہے کہ روکنا نہیں چل آگے سے آگے بڑھ اگلی آیت میں جا اس سے اگلی آیت میں جا اس سے اگلی پھر آجاؤ نئی تفسیر شروع کر روکنا نہیں روک گے ختم ہو گے۔

آپ دیکھو لیں کتنے لوگ گھروں میں اس طرح کی زندگیاں گزار رہے ہیں اصل میں وہ جو ہر بن چکے ہیں وہ گندے چھپروں کی طرح ہے ان کی سوچیں بیمار ہو چکی ہیں ان کے ذہن بیمار ہو چکے ہیں ان کا معاش بیمار ہو چکا ان کا گھر بیمار ہو چکا کیونکہ روک گے نا علم آگے جا رہا ہے نہ اللہ کی معرفت آگے جا رہی ہے نہ اللہ کا کرم مل رہا ہے اور نہ کوئی اور علم کی چیز آگے شروع ہو رہی ہے ختم کیا کرے گے جی گھر بیٹھے ہوئے ہیں جی صبح اٹھے ناشتے کیا اور سارا دن گھرداری کی وہی روٹین کام کی واش روم چلے گئے واپس آگئے یہ کیا روٹین یہ تو جانور بھی گزار رہا ہے ایک اونٹ بھی ایسے ہی گزارتا ہے ایک گدا بھی پوچھو وہ بھی ایسے ہی گزراتا ہے اس کے بھی بچے اسکے بھی معاملات وہ بھی کھاتا پیتا انسان کا یہ کام نہیں ہے چلتی رہو اے شہد کی مکھی روکنا نہیں جو چلتا ہے اس کے لئے کہہ رہا ہے میں آسان کردوں گا راہیں آسان اسی کے لئے ہو گے جا چلے گا جو چلے گا نہیں گھر ہی بیٹھا ہوا ہے اس کے لئے ہر چیز مشکل ہر چیز اسکے لئے موت بلکہ

بزرگ کہا کرتے ہیں کام جوان دی موت آئے

کام جوان کی موت کسی کو کام لگائے کام اس کے لئے موت ہے جوان کے لئے کام موت ہے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے انسان کی زندگی میں آگے سے آگے جانے کا جذبہ موجود رہے (انشاءاللہ) توفیق دے دیں (آمین)

اسی طرح آپ اپنے معاملات کو آگے سے آگے لیتے چلے جائیں اور اللہ کی معرفت میں آگے جائیں اور رسول ﷺ کی محبت میں آگے جائے اللہ سے اگلے معاملات میں بھی آپ آگے جائیں اللہ کے کرم کی کوئی حد نہیں ہے اللہ کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں کہ بھئی یہاں تک آ گیا تو ہو گیا یہ نہیں ایسا نہیں ہے

حضرت امام رفائی رحمت اللہ علیہ

آپ ذکر میں ایک رات بڑی برکت ملی مسلسل ذکر کرتے رہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اللہ نے کرم کیا کہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں نے پہلا عرش طے کر لیا پھر فرماتے میں میں نے مزید ذکر کیا دوسرا عرش بھی طے کر لیا اور تیسرا عرش بھی اور چوتھا بھی اسطرح آپ فرماتے ہیں میں نے ساتھ لاکھ عرش طے کئے ذکر کے دوران میرے رب نے میرے ساتھ محبت کر دی میرے رب نے مجھے کھینچا تو آپ فرماتے ہیں میں نے ساتھ لاکھ عرش کو جب عبور کیا تو مجھے آگے سے آواز آتی ہے

کہ امام رفائی کہ ارادہ کیا ہے تیرا ساتھ لاکھ عرش نیت کیا ہے؟ سوچ کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ مولا آج ارادہ ہے کہ وہ عرش دیکھوں جس پر تیرے نبی کے قدم پڑے تیرے نبی کا قدم معراج کی رات جس عرش پر پڑا تھا مجھے وہ عرش دیکھنا ہے زیارت ہو جائے اور کیا ارادہ ہے ایک عام امتی کی اور کیا آرزوں ہو سکتی ہے کہ جہاں نبی کا قدم پڑا میں وہ عرش دیکھ لوں آگے سے جواب آتا ہے سنو اللہ کے کتنے کرم کے معاملات آگے سے جواب آتا ہے اے امام رفائی واپس چلا جا تو ساری زندگی بھی پرواز کرتا رہے تو اس عرش تک نہیں جا سکتا جہاں پہ تیرے نبی ﷺ کے قدم پڑے ہم چیز کیا ہے ہم کیا زندگیاں گزار رہے ہیں میرا نبی جس جگہ پہنچا حضور ﷺ نے ہمارے لئے کیسی اعلیٰ منزل بنا دی کہ لگے رہوں چلتے جاؤ تیرا نبی بڑی بلندیوں پر پہنچا تیرا نبی

ستاروں سے آگے ایک جہاں اور بھی ہے **ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہے**

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے **ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند**

یہ چھوٹی سوچوں والے حضرت صاحب دوکان چل جائے حضرت صاحب یہ بچی کی شادی ہو جائے حضرت صاحب یقین کرے اللہ نے ڈیوٹی لگائی ہے ورنہ دعا کرنے کو ان کے لئے دل نہیں کرتا یہ ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کر دیتے ہیں او یہ تو ویسے ہی اللہ دے سکتا ہے مانگنا ہے تو کچھ اور مانگوں یہ تو بغیر مانگے دیا جا سکتا ہے اللہ کا اتنا کرم ہے اتنے فضل ہیں سوچیں لوگوں کی بڑی نہیں ذہن لوگوں کے بڑے نہیں ہوتے اور وہ ذہن انسان کو ضائع کر دیتے ہیں اور کہا کھولی ہے تیرے لئے اے شہد کی مکھی چلتی رہ اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر ہم تیرے لئے رستہ آسان کر دے گے۔ اب دیکھو اب آیا اصل معاملہ یہ سارا کچھ ہو گیا یہ تو اللہ پہلے process بیان کر رہا ہے کہ جب شہد کی مکھی چلتی ہے تو اس کے یہ انداز ہوتے ہیں اس کو بری ترتیب سے بیان کیا ہے اب آئیں

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

ان کے پیٹ سے ایک شربت مختلف رنگوں والا باہر نکلتا ہے جب یہ سارا کچھ کروں گے نہ جب یہ سارا کچھ کر لو گے رس چوس لیے محنتیں کر لی چل چل کے کئی کئی اوڑا ھنے بڑھی چل چل کے تو نے لوگوں کو جا جا کے ملا بڑی محنت کی اب موقع آیا شہد بننے کا اللہ فرما رہا ہے میں تیری محنت ضائع نہیں ہونے دوں گا اب تیری محنت ضائع نہیں ہو گی ہم نکالے گے اس کے شکم سے ایک شربت اور اس کا ایک رنگ نہیں مختلف رنگوں والا اس کے کئی رنگ ہے نہ شہد کے کالا بھی ہوتا ہے براؤن بھی ہوتا ہے وائٹ بھی ہوتا ہے سرخ شہد بھی ہوتا ہے بہت سارے رنگوں کا ہوتا ہے گھاڑا بھی ہوتا ہے پتلا بھی ہوتا ہے چھوٹی مکھی کا اور ہے بڑی مکھی کا اور ہے درمیانی کا اور ہے افریکن مکھی اور انداز بہت سارے رنگ ہوتے ہیں اور کہاں مختلف رنگوں والا ایک شربت ہم نکلیں گے وہاں سے بھی یہ رس چوسے آگے بھی رس یہاں سے بھی رس ہے اُدھر بھی رس ہے اِدھر بھی رس ہے کوئی سخت چیز نہیں بنائی وہی رس چوسے تھے ان کو لا کے کشید کر کے اس کے پیٹ سے اللہ نے نکالا ہے اس کے پیٹ سے نکلا ایک شربت اب آؤ میں آپ کو اصل بات پہ لاؤ

یہ جتنی بھی آج بہاریں دیکھ رہی ہو جتنے بھی دنیا میں آج بہاریں دیکھ رہی ہو یہ سارے قلب مصطفیٰ ﷺ سے نکل رہی ہے یہ سارے حضور ﷺ کے قلب انور سے نکل رہا ہے اور وہ آپ کی باطنی روح کے کلمات ہے جو آپ تک پہنچ رہے ہیں مجھے آپ بتائے کہ حضرت ابوبکر اس وقت تک ہی تھے جب تک حضور ﷺ نے دیکھا نہیں تھا جب دیکھا تو نظروں سے کچھ دیا نظروں سے کچھ ڈالا ابوبکرؓ کے اندر اور ساتھ فرمایا

کہ اللہ نے جو میرے سینے میں ڈالا میں نے سارا ابوبکر کے سینے میں ڈالا سب کو کچھ میں نے ابوبکر کو دے دیا

پہلے ابوبکرؓ تھے حضور ﷺ سے ملے تو ابوبکر صدیقؓ بن گئے عمر عمر تھے ملے تو عمر فاروقؓ بن گئے عثمان صرف عثمان تھے ملے تو غنی ہوئے حضور ﷺ کے قلب انور سے یہ فیض جاری ہوا اور یہی فیض اسی طرح تمام زمین پر اولیاء اکرام سے ان کے جسموں سے ان کی روحوں سے وہ شربت وہ اللہ کے دیدار کا شربت وہ محبت رسول ﷺ کا شربت وہ قرآن کا شربت وہ لہریں وہ نبی ﷺ کی محبت کی کرم کی لہریں وہ سے شربت بن کے نکل رہا ہے لیکن اس سے پہلے انہوں نے محنتیں کی ہیں اس سے پہلے وہ چکر لگائے ہیں اس سے پہلے وہ تمام معاملہ بنا یا جو شہد کی مکھی کیساتھ تھا یہ سارا کچھ ہوا اس کے بعد اب شربت پینے کا وقت آیا اب مسجدیں بنے گی اب مینار کھڑے ہونگے اب مزار بنے گے اب قرآن کے درس ہوں گے اب نعتیں پڑھی جائے گی اب ساری دنیا ذکر میں لگ جائے گی کیونکہ محنت وہ کر رہے ہیں صحابہ کر گئے حضور کر گئے اور آج تک جتنے اللہ کے ولی ہے تو اس سے مراد وہ شربت تو ہے ہی ہے جس کا ذکر اللہ کر رہا ہے اور آگے کیا کہاں دیکھوں

شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ

ان لوگوں کے لئے شفاء کا سبب بن جائے گا لوگ شفاء پائے گئے کس کی شفا گناہوں سے شفا کس سے شفا ہر مرض سے شفا کس کی شفا ہر دکھ کی شفا ہر غم سے شفا ہر قسم کی ناہوست سے شفا یہ ساری شفائیں ہم بنانے کے لیے ان کو دے دیں گے اور اس کے بعد اسکا نور دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا تو وہ شہد کا ذکر تو ہے ہی ہے یہ اتنی خوبصورت چیز شفا ملتی ہے اور شہد کے حوالے سے آقا علیہ السلام نے شہد کی مکھی کی حدیث موجود ہے

آقا علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا

شہد کی مکھی سے آپ نے پوچھا کہ اے شہد کی مکھی تو ں کیسے شہد بناتی ہے؟

اس نے کہاں حضور میں بہت سارے پھولوں کا رس چوس کے سارا رس چوس کر پھر میں اس کو لے آتی ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو وہ کڑوا ہوتا ہوگا تم بہت سارے رس چوستی ہو وہ تو کڑوا ہوگا تو وہ میٹھا کیسے ہو جاتا ہے اس نے کہاں حضور جب میں اسے لے کے آرہی ہوتی ہوں تو میں آپ کی ذاتِ کریمہ پہ درود پڑھ رہی ہوتی ہو تو اس کا مطلب یہ شہد بھی درود ہی ہے یہ مٹھاس بھی درود کی ہے شہد کے اندر مٹھاس درود کی وجہ سے ہے کہاں درود میں پڑھتی ہو تو وہ میٹھا ہو جاتا ہے تو جب یہ سارا کچھ کہاں تو آخر میں کہا

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰ یَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

یہ جتنی میں نے باتیں کی ہے بے شک اس میں میں نے بڑی نشانیاں بیان کردی ہیں کس کے لئے ان لوگوں کے لئے جو غور کرنے والے ہیں فکر کرنے والے سوچنے والے ایک ایک لفظ میں میں نے پوری پوری پی ایچ ڈی میں نے ڈال دی اگر کوئی غور کرے گا تو ہم نے کیسے اعلیٰ اعلیٰ راز اس کے اندر رکھیں ہے یہ تو آیت کریمہ تھی

چار چیزیں جو بڑی خاص ہیں میں چاہتا ہوں وہ بھی ہم ڈیسکس کرلیں پھر اس آیت کو مکمل کیا جائے چار چیزیں ہے جن کو شہد کی مکھی کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ کیا جاتا ہے وہ کسی بھی بڑے نظام کے لئے کسی بھی برے سسٹم کے لئے وہ چار چیزیں بہت ضروری ہوتی ہے آپ بھی جس نظام کا حصہ ہے اللہ کرے آپ کو بھی وہ چار چیزیں نصیب ہو جائیں اور ہم اس کو ایسے ہی لے کے چلے جیسے قرآن ہمیں بتا رہا ہے اور ایسے ہی ہمیں یہ چیزیں ملے شہد کی مکھی کے اندر چار خوبیاں ہے جو پیر صاحب نے بیان کیا اور وہ کسی بھی بڑے سسٹم کو چلانے کے لئے ضروری ہے

☆ با قاعدگی regular regularity مستقل رہنااا سے کہتے ہیں کامیابی کا پہلا رنگ کامیابی کی پہلی چابی کسی بھی بڑے سسٹم کو کسی بھی گھر کو کسی بھی نظام کو چلانا ہو اس کے لئے

Regularity Is The First Key Of Sucess

سب سے پہلے regular آپ کا یہ نظام ہیں یہاں آتی ہیں بیٹھتی ہیں پڑھتے ہیں آپ اگر آپ regular نہیں ہے تو فضول ہے آپ ضائع کر دیں گے قرآن کو بھی اور معاملات کو بھی یہ نہیں ہوگا آپ کو علم ملے گا ضائع ہو جائے گا کیوں کہ آپ regular نہیں ہیں۔

۲۵ سال حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

نے اپنے استاد سے چھوٹی نہیں کی تھی ۲۵ سالوں میں ایک چھوٹی نہیں کی تھی مسلسل پڑھتے رہیں اللہ نے امام اعظم بنایا یہ سٹک رہنا جو کہ

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

وہ پوستہ رہنا جو ہے وہ بہت بڑا معاملہ ہیں regularity آپ میں سے وہی آگے جائیں گے جو regular ہونگے باقی سارے پھیر چھوڑ جائیں گے اِدھر اُدھر ہو جائیں گے زندگی انہیں بہاں لے جائے گی اور وہ کبھی بھی اس مشن کو چلا نہیں پائے گے کیونکہ وہ regular نہیں وہ اپنے آپ کو regular رکھ نہیں پاتے ٹوٹتا ہے سلسلہ ان کا اور میں کہی یہ عرض کرر ہا تھا اللہ کرے سمجھ آئے

شیطان کا سب سے بڑا وار کسی بھی نیک شخص پر یہ نہیں ہے کہ وہ اس کی نمازیں چھوڑ واں دے وہ قتل کروا دیں وہ سارے معاملات یہ نہیں ہے شیطان کا سب سے بڑا وار جو ہے آپ کی regularity توڑنا ہے جس چیز پر آپ مسلسل جار ہے تھے وہ آپ کی چھوٹی کروا دے گا بس یہی وہ چاہتا ہے کہ اس کا تھوڑا سا سلسلہ میں توڑوں بس اس کے بعد آگے کوئی مسئلہ نہیں یونہی سلسلہ جب ٹوٹے سلسلہ ختم اس کے بعد وہ ختم ہو جائے اب صرف یہ دیکھیں لائٹ جل رہی ہے یہ ساری ہم روشنی کرر ہے ہیں کیوں؟ ڈائریکٹ منگلہ ڈیم سے یہ لائن چل رہی ہے آپ ذرا سا اسکے اندر ہلکا سا پوائنٹ لائے یہ ٹوٹے کیا ہوگا؟ اندھیرا سارا اندھیرا ہو جائے گا ہوا کیا بھئی ایک سیکنڈ کا ہلکا سا آیا بعد میں وہ لگ گیا دوبارہ وہ جو اندھیرا آیا نہ ایک دفعہ لے دے جائے گا تجھے ہوسکتا ہے اسے جونہی اندھیرا ہوا آگے کھائی تھی آپ گرے کے ہاں اسکے بعد روشنی آگئی تو جڑ گیا وہ کنکشن روشنی آگئی لیکن آپ گر چکے ہیں آپ تباہ ہو چکے ہیں فرق پڑ چکا ہے جس کی regularity زرہ بھی distrub ہوئی میلوں دور جا پڑا وہ تو دوبارہ وہ کرم میں پتا نہیں کتنی محنت کرنی پڑے۔

اس کے لیے پہلا اصول شہد کی مکھی نے بھی یہی سکھایا اور کسی بھی بڑے نظام کا یہی اصول ہوتا ہے وہ regular ۳۵ لاکھ پروانے طے کرتی ہے یہ نہیں کہ وہ پہلے درخواست دیتی ہے سردار مکھی کو کہ دو دن کا ریسٹ دے دیں ۳۰ لاکھ ابھی نہیں ہوئی ۵ لاکھ ابھی نہیں ہوئی وہ ریسٹ نہیں کرتی آدھا کلو بنا کے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اس کی عمر ختم ہو جاتی ہے تو یہ پہلی شرط ہے اگر تو آپ کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو باقاعدگی رہ ایک بچہ نالائق ترین بھی ہوگا کلاس میں روٹین سے جاتا رہے پاس ہوگا نالائق ترین کیونکہ اس نے ٹیچر کو بار بار دیکھا دیکھنے سے ہی پاس ہو جاتا ہے تو دیکھنا ہی بڑی برکت رکھتا ہے پڑھنا تو بہت بڑی چیز ہے اس ٹیچر کو دیکھنا سے بھی پاس ہو جائے گا یہ پہلی شرط ہے۔

☆ دوسرا نظم و نسق کی پابندی جو اس ادارے کا نظام ہے جو اس ادارے کے رولز ہیں جو regulation وہاں پر ایک policess بنائی گئی ہیں ان کو فالو کیا جائے جو ادارے کا نظام چلا رہا ہے چل رہا ہے اور جو رولز بنا کے چلا رہے ہیں ان کو فلو کیا جائے اس کے اوپر پوری پابندی کی جائے بھئی یہ وقت ہے یہ ٹائم ہے کسی کو فلو کرنا ہے اسی کے اندر آنا ہے یہی معاملات ہیں ان کو فلو کیا جائے آپ دیکھیں پورا نظام اللہ کا اس کی طرف گواہی دیتا ہے اب دیکھو سورج اپنے وقت پہ اٹھتا ہے اپنے وقت پہ غروب ہوتا ہے اس کی کیا مجال ہے کہ وہ دوپہر میں کھڑا رہے کہ مولا میرا موڈ نہیں آج غروب ہونے کا نہیں بھئی rule is rule ہے غروب ہونا ہے سورج وقت پہ آرہا ہے جا رہا ہے فضا آرہی ہے خزاں آرہی ہے گرمی سردی اپنے وقت پہ آرہی ہے سارا نظام اللہ نے نظم و نسق کے ساتھ اللہ نے چلایا ہوا ہے کتنی خوبصورت ترتیب اللہ نے کائنات کی بنائی ہے کبھی بھی وہ نظم و نسق خراب نہیں ہوگا آپ ہزاروں چوٹیاں پہاڑوں کی دیکھیں آپ کو یوں لگے گا بڑا پیارا نظارہ ہے حلانکہ کوئی چوٹی بڑی ہوگی کوئی چھوٹی ہوگی درمیانی ہوگی لیکن وہ دور سے ایسا نظم و نسق اللہ سیٹ کرتا ہے کہ پیاری لگتی ہے یہی نظام کا خاصا attitude ہے کہ اس کے نظام کو سیٹ کرے خراب نہ ہونے دے

ڈارون نے کہاں تھا نہ یہ کائنات خود ہی بنی ہے اور یہ جو دھما کہ ہوا تھا وجود میں آ گئی ہے یہ حادثہ ہے تو بزرگوں نے کہا تو ں عجیب آدمی ہے حادثہ ہے کائنات کیا حادثے اتنے پیارے ہوتے ہیں کیا کیا خوبصورت لفظ بول گیا وہ کہ احادیثیں کیا اتنے پیارے ہوتے ہیں حادثہ جب دو گاڑیوں کا ہوتو ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے انجر پنجر ختم ہو جا تا ہے تم کہتے ہو حادثہ ہے یہ حادثہ اتنا خوبصورت نہیں ہوتا یہ پلائن نظم ونسق کے ساتھ چل رہی ہے اس کے پیچھے پوارا سسٹم ہے نظام ہے جو اسکو چلا رہا ہے اور یہ regular رہنا اور اس کے ساتھ protocose کو follow کرنا یہ دوسرا ہے۔

☆ تیسرا فرمایا

اپنے فرائض کی ادائیگی جو جو جسکی ڈیوٹی ہے

Just StickTo That Duty

جس کی جو ڈیوٹی ہے بس وہ اسی کو رہے دوسروں میں ٹانگیں نہ آرائے اپنے فرائض ادا کریں اپنے فرائض کو دیکھے کہ مجھے کیا ڈیوٹی دی گئی بس اسی کے اوپر رہے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو دنیا کا کوئی سسٹم نہیں چل پائے گا ہر بندے کا اپنا انداز ہوتا ہے کام کرنے کا بعض سست ہوتے ہیں بعض غافل ہوتے ہیں اور بعض زرالا پرواہ تربیت ہوتے ہیں بعض بہت تیز ہوتے ہیں بعض چالاک ہوتے ہیں ہر بندے کی اپنی طبیعت ہے اس کو اسی طرح فرائض دئے گے ہیں آپ کو چاہئے کہ اپنا کام کریں دوسرا کہہ رہا ہے یہ بندہ بہت سست ہے ارے تو اپنا کام کر اس سے پوچھ رہا ہے بھئی تو ں اپنا دیکھ وہ کرتا ہے کرنے دے اپنے فرائض کی ادئیگی اپنے فرائض ادا کرو میں یہاں آ کے بیٹھتا ہو مجھے چاہیے کہ اپنے معاملات یہ جو درس ہے میں اسے بہترین رکھو میری پوری توجہ اس پر ہو یہ ساری چیزیں اٹھا کہ میں یہ بھی پوچھتا پھیروں یہ بند کریں یہ لائٹ اوون کریں جی کیونکہ میرا کام یہ نہیں یہ میں کروں گا تو میں اپنی صلاحیت ضائع کر دوں گا ہر بندا اپنے اس domain میں رہے جس میں اسکو دیا گیا وہ اپنے domain میں کام کرے اپنے فرائض کی ادئیگی کرے جس طرح شہد کی مکھیاں کرتی ہیں جو پہرے دار ہیں وہ پہرا ہی دے گے ان کا کوئی کام نہیں کہ وہ اندر گودام کو دیکھے وہ الگ مکھیاں ہے جن کا کام انڈے دینا ہے وہ انڈے گی جو ملکہ مکھی ہے وہ اپنا کام کرے گی حکم دے گی بس ہر مکھی اپنے اپنے فرائض ادا کرتی ہے تو شہد بن جاتا ہے وہ مکھیاں باہر مکھیاں کھڑی ہے جو کسی کیڑے کو اندر نہیں آنے دیں گی چھتے میں نہیں گھوسنے دے گی کتنے ایسے Raptiles ہیں جو شہد سے کشش کر کے اس کی طرف کھانے کے لئے پہنچتے ہیں مکھیاں آگے موجود ہیں وہ چھپکلی وغیرہ قطعاًان کے چھتے میں داخل نہیں ہو سکتی کیونکہ آگے ذمہ دار موجود ہیں ایسے جس کی جو ذمہ داری ہوتی ہے ۔بہت خوبصورت بات ہے

چوتھا فرمایا

اپنے امیر کی اطاعت کرے آقا علیہ السلام نے فرمایا

اگر کوئی اگر کوئی اعلیٰ ناک کٹا حبشی بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تمہیں اللہ کے راستے پہ لے چلے اس کی اطاعت تم پر فرض ہے بظاہر وہ حبشی ہے ناک کٹا ہوا ہے کالے رنگ والا ہے حضور فرما رہے ہیں اس کی اطاعت بھی تم پر فرض ہے اگر وہ تمہیں اللہ کے راستے پہ لے چلے تو اپنے امیر کی اطاعت وہ جو حکم دے رہے ہیں جیسے دے رہے ہیں جس طرح دے رہے ہیں اپنی عقل کو چھوڑ دو اور اس پہ عمل کرو جس طرح کہا جا رہا ہے اسطرح کرو مشورہ دے دو اگر وہ نہ مانے تو چھوڑ دو صحابہ کا یہی انداز تھا حضور علیہ السلام سے مشورہ کرتے تھے کہ حضور یہ بات ہے حضور اگر مان جاتے تو ٹھیک ورنہ صحابہ خاموش حضور اپنی بات خود ہی فرماتے کہ یہ بات یہ کام کرنا ہے ایسے کرنا ہے سی طرح صحابہ کرتے تو امیر کی اطاعت آخر میں کہا چوتھی اور آخری خوبی

کسی بڑے سسٹم کی امیر کی اطاعت پوری طرح سے اس پر دھیان رکھا جائے کہ جو بھی مجھے امیر کی طرف سے کہا جا رہا ہے وہ درست ہے وہ صحیح ہے اور وہی کرنا ہے جو امیر سمجھتا ہے آپ دیکھیں کے یہ جو آرمی ہوتی ہے یہ کیوں کامیاب ادارہ ہے یہ جو ہماری آرمی ہے یہ کیوں کامیاب ادارہ ہے امیر کی اطاعت ان کے اندر اتنا **Yes sir** کا جذبہ ہوتا ہے سامنے کنواں ہے اور آپ کے امیر ہے آپ اس برگیڈ کے انچارج ہیں وہ کہہ رہا ہے چھلانگ لگا دو **Yes sir** ایسے کر کے وہ گیا چھلانگ لگا کے اس نے یہ بھی نہیں پوچھنا اندر پانی ہے یا نہیں ہے کوئی مسئلہ نہیں ابھی میں کل پڑھ رہا تھا کہ پاکستانی فوج میں ایک واقعہ یوں پیش آیا کہ کمانڈر جو ہے وہ پرواز پر تھا کہ دو طیارے جو ہیں دشمن کے اس کے

پیچھے لگ گے انہوں نے فائیر کیا اس نے بچاؤ کرلیا اس کے ساتھ اس کا **Subordinate** تھا وہ دوسرا طیارہ چلا رہا تھا اب بات سننے والی ہے وہ دوسرا طیارہ چلا رہا تھا یہ اپنے طیارے میں تھا اور اس میں دونوں کا بچاؤ ہو گیا لیکن وہ دونوں طیارے دشمن کے پیچھے گے ایک کو انہوں نے کسی نہ کسی طریقے سے **Handle** کرلیا اسکو مزائل لگا دشمن نے ایک طیارے کو گرہ دیا اور دوسرا جو تھا نہ برے **AccuratePoint** پر آ کر فائر کر دیا اور جو دوسرا مزائل ابھی راستے میں ہی تھا کہ اس نے **Subordinate** کو حکم دیا کہ **Just You Need To Help** بس تو نے ایک کام اور کرنا ہے **sacrifice** یہ اس نے ویڈیو آڈیو پر اس کو **wireless** کا پیغام بھیجا **sacrifice** اسے نے کہا **yes sir** اس نے فوراً اپنا طیارہ اس کے راستے میں لے آیا اپنے طیارے کو مزائل بنا دیا جان ختم لیکن اپنے برگیڈیئر کو بچا لیا یہ ہے امیر کی اطاعت ایک لفظ کے اوپر کہا **sacrifice** اس نے وہی سے اپنا طیارہ موڑا وہی سے اسے نظر آ گیا تھا اب یہ قریب پہنچ گیا ہے اب یہ میرے ساتھ **hit** ہو جائے گا لیکن طیارہ درمیان میں لا کر اسے ایسی مثال جہاں پر ہوا سے کون ہرا سکتا ہے کہ اتنی امیر کی اطاعت یہاں پر اپنی عقل کے گھوڑے دوہراؤ گے نہ اگر وہ وہاں کہتا سر آپ کیا کہ رہے ہیں وہ مزائل مجھے لگ جائے گا نہیں یہ نہیں تم سمجھ نہیں پائے امیر کی اطاعت سسٹم تب ہوتے ہیں جب یہ چار چیزیں ہوں۔

☆ با قاعدگی ☆ نظم و نسق ☆ فرائض کی ادائیگی ☆ امیر کی اطاعت

یہ چار چیزیں پورا شہد کی مکھی کا سسٹم ہمیں سکھا تا ہے اور اسی کے اندر سے اللہ نے یہ آیات دے دی اللہ مجھے اور آپ سمجھنے کی توفیق دے یہ برکت اور رحمت بڑی طویل ہے اس کا انداز بڑا اعلی ہے اللہ اسکو ہمیں سمجھنے کی توفیق دے (آمین)